

ہمارا شاندار تبدیل ہونا

نمبر 3496

ایک خطبہ

جو جمعرات، 27 جنوری، 1916 کو شائع ہوا

پیش کیا گیا بذریعہ سی۔ ایچ۔ اسپرژن

میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیوٹنگٹن میں

خداوند کے دن کی شام، 3 ستمبر، 1871 کو

"مگر اب مسیح یسوع میں تم جو کبھی دور تھے، مسیح کے خون کے وسیلہ سے نزدیک ہو گئے ہو۔"  
(افسیوں 13:2)

اے عزیزو، میں نہیں چاہتا کہ اس وقت تم یہ محسوس کرو کہ تم کوئی خطبہ سن رہے ہو، یا کوئی مقرر شدہ وعظ بلکہ میری آرزو یہ ہے (اگر ممکن ہو) کہ تم یوں محسوس کرو گویا تم اکیلے نجات دہندہ کے حضور ہو، اور پُر سکون و خاموش غور و فکر میں مشغول ہو۔ اور میں تمہارے اس تفکر کے پہلو میں کھڑا محض ایک محرک ہوں، جو ایک کے بعد دوسرا خیال تمہارے دل میں ڈالے۔ اور میں دعا کرتا ہوں، اے میرے وہ بھائیو اور بہنو جو مسیح میں ہو، کہ تم ایسا غور و فکر کرو جو تمہارے لیے "باعث برکت ہو، اور آخر میں کہہ سکو، "میری اس پر سوچ شیریں تھی؛ میں اُس کے نام میں شادمان ہوں گا۔"

:اس آیت میں تین نہایت سادہ باتیں پائی جاتی ہیں

اول، ہم کیا تھے؟ کچھ عرصہ پیشتر ہم دور تھے۔

دوم، ہم اب کیا ہیں؟ ہم نزدیک کیے گئے۔

"اور سوم، یہ عظیم تبدیلی کیسے واقع ہوئی؟ یہ مسیح یسوع میں ہوئی، اور مزید فرمایا گیا، "مسیح کے خون کے وسیلہ سے۔"

—پس پہلے، آؤ فروتنی کے ساتھ ایمان رکھنے والوں کی حیثیت سے غور کریں

I

ہم کیا تھے؟ :

ایک ایسا دن تھا جب ہم موت سے زندگی میں داخل ہوئے۔ ہم سب جو خدا کے فرزند ہیں، ایک عظیم اور پُراسرار تبدیلی سے گزر چکے ہیں۔ ہم نئے مخلوق بنائے گئے، ہم پھر سے پیدا کیے گئے۔ اگر تم میں سے کسی نے یہ عظیم تبدیلی نہیں پائی، تو میری فقط یہی دعا ہو سکتی ہے کہ تم ضرور پاؤ؛ لیکن تمہیں اس شام کی غور و فکر کی مجلس میں زیادہ دلچسپی نہیں ہو گی۔

لیکن تم میں سے جتنے بھی یہ تبدیلی پا چکے ہو، اُن سے کہا جاتا ہے کہ یاد کرو تم کیا تھے۔

تم دور تھے — اول، اس معنی میں کہ تم اسرائیل کی رعیت سے بیگانہ تھے۔

یہودی نزدیک لایا گیا تھا۔ یہودی قوم خدا کی طرف سے روشنی کے ساتھ سرفراز کی گئی، جبکہ باقی دنیا تاریکی میں پڑی رہی۔

انہیں خدا نے اپنے اقوال دیے، اُن کے ساتھ عہد باندھا؛

لیکن باقی اقوام کو نجس چھوڑ دیا گیا، اور وہ دور ہی رہے۔

وہ خدا کے قریب نہیں آ سکتے تھے۔

یہی ہمارا حال تھا۔

ہم غیر قوموں سے تھے۔

ہمیں اُس عہد میں کوئی حصہ نہ تھا جو خدا نے ابراہیم سے باندھا تھا

ہمیں ہارون اور اُس کے جانشینوں کی قربانیوں میں کوئی شرکت نہ تھی۔

ہم ختنہ کے راستے سے داخل نہ ہو سکتے تھے۔

ہم جسم کے لحاظ سے اُس نسل سے نہ تھے

، اور ہمیں اُس جسمانی عہد میں کوئی حق نہ تھا

چاہے اُس کے فوائد کتنے ہی عظیم کیوں نہ ہوں۔

مگر اب ہم نزدیک لائے گئے ہیں۔  
 —یہودی کو جو کچھ حاصل تھا، وہ سب کچھ اب ہمیں بھی حاصل ہے  
 بلکہ ہم اُس سے بھی زیادہ رکھتے ہیں۔  
 ،یہودی کے پاس صرف سایہ تھا  
 ہمیں حقیقت ملی ہے۔  
 ،وہ مثال رکھتا تھا  
 ہمیں اصل حاصل ہوئی۔  
 لیکن پہلے، نہ ہمیں سایہ میسر تھا، نہ حقیقت؛  
 ہم دور تھے  
 اور اُن برکات میں کسی طور شریک نہ تھے۔

اور اے عزیزو، جب ہم خدا سے اپنی دُوری پر غور کرتے ہیں، تو ہم کئی طریقوں سے اس کی تصویر کشی کر سکتے ہیں۔ ہم خدا سے دور تھے، کیونکہ جہالت کا ایک عظیم اور تاریک بادل ہماری جانوں اور اُس کے درمیان اویزاں تھا۔ ہم گمراہی کے اُس جنگل میں کھوئے ہوئے تھے جہاں کوئی راستہ نہ تھا۔ ہم اُس پرندے کی مانند تھے جو سمندر پر بہک گیا ہو، اور جس سے وہ فطری رہنمائی جاتی رہی ہو جو اُسے اپنے سفر پر راہنمائی دیتی ہے، ہر ہوا کے جھونکے سے اڑایا جاتا، اور ہر طوفان کی موج پر اچھالا جاتا۔  
 ہم نے خدا کو نہ پہچانا، نہ ہی اُسے پہچاننے کی طلب کی۔ ہم اُس کی ذات اور اُس کی صفات کے بارے میں تاریکی میں تھے۔  
 اور جب کبھی ہم نے خدا کے بارے میں کچھ سوچا بھی، تو وہ سوچ حقیقت سے بہت دور تھی، اور اُس نے ہمیں کچھ بھی نزدیک نہ کیا۔  
 مگر اب اُس نے ہمیں بہتر تعلیم دی ہے، اُس نے ہمیں سکھایا ہے کہ اُسے ”ابا“ یعنی ”باپ“ کہیں، اور یہ جانیں کہ وہ خود محبت ہے۔

جب سے ہم نے خدا کو پہچانا — بلکہ یوں کہنا بہتر ہے کہ جب سے خدا نے ہمیں پہچانا — تب سے ہم نزدیک لائے گئے؛  
 مگر اُس وقت، ہماری جہالت ہمیں بہت دور لے گئی تھی۔

اس سے بڑھ کر، ہمارے اور خدا کے درمیان گناہ کے پہاڑوں کا ایک وسیع سلسلہ حائل تھا۔  
 ،ہم کوہِ الپس کی پیمائش کر سکتے ہیں، انڈیز کو سر کیا جا چکا ہے  
 مگر گناہ کے پہاڑ ابھی تک کسی انسان نے ناپے نہیں۔  
 وہ بہت بلند ہیں، وہ بادلوں کو چیرتے ہیں۔  
 کیا تم، اے عزیزو، اپنے گناہوں کے پہاڑوں کا تصور کر سکتے ہو؟  
 — اپنی پیدائش سے اب تک کے تمام گناہوں کو گن لو  
 بچپن، جوانی، بلوغت، اور ادھیڑ عمری کے گناہ؛  
 انجیل کے خلاف گناہ، شریعت کے خلاف گناہ؛  
 جسم کے گناہ، اور دل و دماغ کے گناہ؛  
 — ہر شکل اور ہر قسم کے گناہ  
 !آہ! یہ کس قدر پہاڑی سلسلہ ہے

،اور تم اُس پہاڑ کے ایک طرف تھے  
 اور خدا دوسری جانب۔

،ایک قدوس خدا گناہ پر چشم پوشی نہیں کر سکتا  
 اور تم، ایک ناپاک ہستی، اُس تہرا قدوس کے ساتھ رفاقت نہ رکھ سکتے تھے۔  
 !کیا بی بولناک فاصلہ تھا  
 ایک ناقابلِ عبور پہاڑ تمہیں تمہارے خدا سے جُدا کیے ہوئے تھا۔  
 اب وہ سب مٹ گیا ہے۔  
 ،وہ پہاڑ سمندر میں دھنس چکے ہیں  
 ہمارے سب گناہ محو ہو گئے ہیں۔  
 !مگر آہ! وہ کس قدر بلند تھے، اور کتنے عظیم تھے وہ پہاڑ جو ابھی کچھ ہی مدت پہلے ہم پر سایہ کیے کھڑے تھے

،اور اُن پہاڑوں کے ساتھ ساتھ  
 خدا کے قریب والے کنارے پر قبرِ الہی کی گہرائی بھی تھی — ایک عظیم گہری کھائی۔

خدا ہم سے ناراض تھا، اور یہ اُس کا عدل تھا۔  
اگر گناہ پر غضب نہ ہوتا، تو وہ خدا نہ ہوتا۔  
جو شخص گناہ کو ہنسی میں اُڑاتا ہے، وہ علی العلین کی صفات سے بیگانہ ہے۔

!وہ کھائی — آہ  
دوزخ کے گمشدہ بھی اُس کی گہرائی کو نہ جان پائے۔  
وہ اُس میں گرتے رہے، مگر اُس گڑھے کی کوئی تہ نہیں۔

،خدا کی محبت لامحدود ہے  
مگر اے علیم و قدوس، تیرے غضب کی شدت کو کون جانتا ہے؟

،اب، جہاں تک ہمارا تعلق ہے  
یہ سب کچھ پورا ہو چکا ہے۔  
مسیح نے اُس گہری کھائی پر پل باندھ دیا۔  
وہ ہمیں اُس پار لے گیا۔  
وہ ہمیں نزدیک لے آیا۔  
!مگر آہ! وہ کیسی کھائی تھی

ذرا نیچے جھانکو، اور لرز جاؤ۔

کیا تم نے کبھی برفانی پہاڑ پر کھڑے ہو کر کسی گہری دراڑ میں جھانکا ہے؟  
کبھی ایک بڑا پتھر اُس میں پھینکا، اور سنا کہ وہ نیچے جا کر کس دیر بعد کہیں جا ٹکرایا؟  
کیا تم اُس لمحے لرز نہ گئے جب خیال آیا کہ اگر تم گر جاؤ تو کیا ہو گا؟  
،مگر دیکھو — تم ابھی تھوڑی ہی دیر پہلے قہر کے وارث تھے  
”جیسا کہ رسول کہتا ہے: “جیسے اور لوگ۔

!آہ! تم کتنے دور تھے

— مگر یہ سب کچھ ہی نہ تھا  
کیونکہ تمہارے اور خدا کے درمیان ایک اور پردہ بھی تھا۔

،جب اے عزیزو، ہمیں اپنے گناہوں کا احساس ہوا  
،اور ہم نے علی العلین کی طلب شروع کی  
،چاہے گناہوں کے پہاڑ ہٹ گئے ہوتے  
،اور قہر کی کھائی پر ہو چکی ہوتی  
تو بھی ہماری اپنی تخلیق کردہ دُوری باقی رہتی۔

ہماری اور خدا کے درمیان خوف کا سمندر موجزن تھا۔  
ہم اُس کے پاس آنے کی جسارت نہ رکھتے۔  
— ”وہ فرماتا تھا کہ “میں معاف کروں گا  
مگر ہم اُس پر ایمان نہ لا سکتے تھے۔

— ”وہ کہتا تھا کہ “خون تمہیں پاک کرے گا  
— یہی وہ قیمتی خون تھا جو کفارہ ہے  
مگر ہم نے اپنے داغوں کو ناقابل دھلائی سمجھا۔

ہم اُس کے لا متناہی رحم پر ایمان لانے سے ڈرتے تھے۔  
ہم اُس سے بھاگے، ہم اُس پر بھروسا نہ کر سکے۔

کیا تمہیں یاد نہیں جب ایمان لانا ناممکن سا لگتا تھا؟  
اور نجات محض ایمان سے  
اتنی ہی دشوار لگتی تھی جیسے شریعت کے اعمال سے؟

وہ سمندر اب نہیں رہا۔  
ہم اُس کی لہروں کو عبور کر چکے ہیں۔  
اب ہمیں خدا سے کوئی غلامانہ، کانپتا ہوا خوف نہیں  
ہم نزدیک آ چکے ہیں، اور بغیر لرزش کے کہتے ہیں  
”ابّا، اے باپ“

پس، تم نے دیکھ لیا کہ  
— ہمارے اور خدا کے درمیان کیسی دوری تھی

مگر میں اسے ایک اور طریقہ سے بیان کروں گا۔

— ذرا خدا کے بارے میں سوچو  
تمہارے خیالات اُس تک نہیں پہنچ سکتے۔  
وہ لا محدود طور پر پاک ہے؛  
آسمان بھی اُس کی نظر میں پاک نہیں؛  
وہ اپنے فرشتوں کو بھی حماقت کا مرتکب ٹھہراتا ہے۔

یہ تصویر کا ایک رُخ ہے۔

— اب اپنے آپ کو دیکھو  
ایک کپڑا،  
جو اپنے خالق سے بغاوت کرتا رہا؛  
گناہ سے نفرت انگیز  
سر تا پا ناپاک۔

جب میں ایک فقیر کو اور ایک شہزادے کو ایک ساتھ کھڑا دیکھتا ہوں، تو ایک فاصلہ نظر آتا ہے؛ لیکن آہ! یہ تو محض ایک  
بالشت، ایک لمحے کا سا فاصلہ ہے، اُس لا انتہا مسافت کے مقابل جو خدا اور گناہ میں گرے ہوئے انسان کی فطرت اور سیرت  
کے درمیان ہے۔

— کون ہے، سوا مسیح کے، جو اتنی پست حالت سے بلند مقام تک لے جا سکے  
شیاطین کی رفاقت سے اُٹھا کر خود یہوواہ کی ہم کلامی تک؟

یہ فاصلہ ناقابل تصور تھا۔  
ہم اُس محبت کی عظمت پر حیرت میں گم ہو گئے  
جس نے یہ سب کچھ مٹا دیا۔

ہم دور تھے۔

میں نے یہ بات نہایت سادہ انداز میں بیان کی ہے؛  
اب ایک لمحہ غور کرو۔  
اور سوچنے کے بعد تمہارے دل میں کیا کیفیت پیدا ہوتی ہے؟  
بس یہی کہ عاجزی جنم لیتی ہے۔

فرض کرو کہ تم ایک نہایت تجربہ کار مسیحی ہو  
اور کتاب مقدس کے گہرے طالب علم ہو؛  
— فرض کرو کہ تم نے کئی برسوں تک راست بازی میں ثابت قدمی دکھائی ہے

آہ! میرے عزیز بھائی، میری عزیز بہن،  
جب تم یہ یاد کرتے ہو کہ تم کیا تھے  
— اور اگر فضلِ مطلق نہ ہوتا تو اب بھی کیا ہوتے  
تو تمہارے پاس فخر کرنے کو کچھ بھی نہیں۔

شاید تم نے کچھ حد تک یہ بھلا دیا ہو  
کہ تم وہی ہو جس کا ذکر کلامِ مقدس کرتا ہے۔

تم اپنی موجودہ برکات میں اس قدر مشغول ہو گئے ہو  
کہ لمحاتی طور پر یہ یاد نہ رہا  
کہ صرف خدا کے فضل سے تم وہ ہو جو ہو۔

پس، ان باتوں کو اپنے دل پر لاؤ  
اور اپنی اصل حالت کو یاد کرو۔

اب، صلیب کے قدموں پر عاجزی سے جھک کر  
:اپنی جان سے یوں کہو

،اے میرے خُداوند"  
میرے اور اُس بدکردار ترین انسان کے درمیان  
کوئی فرق نہیں، سوا اُس کے  
جو تیرا فضل لے آیا؛

میرے اور جہنم میں کھوئے ہوؤں کے درمیان  
،کوئی فرق نہیں  
سوا اُس کے  
جو تیری لا انتہا شفقت نے پیدا فرمایا۔

،میں عاجزی سے تیرا شکر ادا کرتا ہوں  
،تجھ پر دل و جان سے فریفتہ ہوتا ہوں  
،اور تجھ سے محبت رکھتا ہوں  
”کیونکہ تو نے مجھے نزدیک کر دیا۔

،اور اب  
— اُنیسے ہم اپنی غور و فکر کو آگے بڑھائیں

،ہم نے ابھی ایک تلخ سچائی کو دیکھا  
مگر اگلا نکتہ  
،اُس تلخی کو زائل کرتا ہے  
اُسے مٹھاس میں بدل دیتا ہے۔

یہ ہے:

دوسرا حصّہ: ہم کیا ہیں — ہم کیا ہو چکے ہیں

”ہم مسیح کے خون کے وسیلہ سے نزدیک کر دیے گئے ہیں۔“

،رسول یہ نہیں فرماتے کہ ہم اُمید رکھتے ہیں کہ ہم نزدیک ہیں  
— بلکہ وہ یقین و وثوق کے ساتھ بیان کرتے ہیں  
جیسا کہ ہر ایماندار کو کرنا چاہیے۔

نہ ہی وہ یہ فرماتے ہیں کہ ہم نزدیک کیے جائیں گے۔  
اگرچہ کچھ برکات آئندہ زمانہ کے لیے محفوظ ہیں  
لیکن یہاں جو بات بیان ہو رہی ہے  
— وہ ایک موجودہ نعمت ہے  
جسے واضح اور یقینی طور پر جانا جا سکتا ہے  
اور جو ایک حقیقی تجربہ کی حیثیت سے  
ہماری روح کی خوشی بننی چاہیے۔

ہم نزدیک کر دیے گئے ہیں۔

اس سے اُن کی مراد کیا ہے؟

کیا یہی نہیں کہ جیسا کہ ہم غیر قوموں کی حیثیت سے  
خدا کی اُس پسندیدہ جماعت — بنی اسرائیل — سے باہر تھے  
ہم اب نزدیک کیے گئے ہیں؟  
یعنی، وہ سب برکتیں جو ایک وقت میں فقط اسرائیل کو حاصل تھیں  
اب ہمیں بھی حاصل ہیں؟

کیا وہ ابرہام کی نسل تھے؟  
— ہم بھی اُن ہی کی نسل میں شامل ہو گئے  
کیونکہ ابرہام ایمانداروں کا باپ ہے  
اور ہم نے ایمان لا کر اُس کے روحانی فرزند بننے کا شرف پایا ہے۔

کیا اُن کے پاس قربان گاہ تھی؟  
— ہمارے پاس بھی ایک قربان گاہ ہے  
جس پر خدمت کرنے والے خیمہ پرستوں کو کھانے کا حق نہیں۔

کیا اُن کے لیے سردار کاہن مقرر تھا؟  
— ہمارے لیے بھی ایک سردار کاہن ہے  
جو آسمانی مقام میں داخل ہو چکا ہے۔

کیا اُن کے لیے قربانیاں اور فسخ کی عید تھی؟  
— ہمارے لیے یسوع مسیح ہے  
جس نے اپنی ایک ہی قربانی سے ہمیشہ کے لیے ہمارے گناہوں کو مٹا دیا  
اور جو آج ہماری روحانی غذا ہے  
جس پر ہم روزانہ ایمان سے قوت پاتے ہیں۔

— جو کچھ اُن کے پاس تھا، وہ سب کچھ اب ہمارے پاس بھی ہے  
بلکہ اُس سے کہیں زیادہ صاف اور کامل صورت میں۔

”شریعت موسیٰ کے وسیلہ سے دی گئی“  
— ”مگر فضل اور سچائی یسوع مسیح کے وسیلہ سے پہنچی  
اور وہ فضل و سچائی اب ہمیں بخشے گئے ہیں۔

لیکن اے عزیزو  
ہم محض یہودیوں کے برابر ہی نہیں  
بلکہ اُن میں سے اکثر سے بھی کہیں زیادہ نزدیک لائے گئے ہیں۔

یاد رکھو  
— یہودیوں میں سب سے پارسا انسان بھی خود قربانی پیش نہیں کر سکتا تھا  
وہ فقط قربانی لا سکتا تھا؛

— لیکن چند مخصوص افراد — کابن  
خدا کے حضور اُن قربانیوں کو چڑھانے کے مجاز تھے۔

صرف کابن ہی قوم کی طرف سے خدا کے نزدیک جا سکتا تھا۔

مگر سُن اے خدا کے فرزندو،  
!جو پہلے دور تھے  
— یہ آسمان کا نغمہ ہے  
:اور تمہارے لیے بھی زمینی نغمہ ہونا چاہیے

،تو ذبح کیا گیا، اور تو نے اپنے خون سے ہمیں خدا کے لیے مول لے لیا"  
"اور ہمیں بادشاہ اور کابن بنایا۔

ہم سب کابن ہیں اگر ہم نجات دہندہ سے محبت رکھتے ہیں۔

— ہر ایماندار ایک کابن ہے  
جو دعائے شکر اور قربانی لے کر  
خود قُذُوسِ اعلیٰ کی حضوری میں داخل ہو سکتا ہے۔

:بلکہ میں تو یہ بھی کہوں گا  
— سب کابن بھی نہ تھے جو پاک ترین مقام میں جا سکتے  
— صرف ایک — سردار کابن  
،وہ بھی سال میں صرف ایک بار  
،نہ خون کے بغیر  
نہ بخور اور دھوئیں کے بغیر۔

،مگر اے ایماندارو  
،ہم دیکھتے ہیں کہ پردہ پہاڑ دیا گیا ہے  
— اور ہم رحم کے تخت تک بے خوف پہنچتے ہیں  
جہاں ہمیں وقت پر مدد کے لیے فضل ملتا ہے۔

!آہ، کتنے نزدیک ہم آ گئے ہیں  
،یہودیوں سے بھی زیادہ  
،حتیٰ کہ کابنوں سے بھی زیادہ  
— حتیٰ کہ سردار کابن کے برابر  
،کیونکہ ہم مسیح میں ہیں  
— اور مسیح جہاں ہے  
،ہم بھی اُسی مقام پر ہیں  
یعنی خدا کے تخت کے پاس۔

،اے میرے عزیزو  
،ہم آج خدا کے نزدیک ہیں  
،کیونکہ جو کچھ ہمارے اور اُس کے درمیان حائل تھا  
وہ سب مٹا دیا گیا ہے۔

،جس لمحہ ایک گناہگار ایمان لاتا ہے  
گناہوں کا وہ پہاڑ فنا ہو جاتا ہے۔

کیا تم اُن پہاڑوں کو دیکھ سکتے ہو؟  
!وہ بلند و بالا انڈیز پہاڑ کی مانند  
کون اُن پر چڑھ سکتا؟

!مگر دیکھو  
،ایک آتا ہے  
— جس کے ہاتھ چھیدے ہوئے ہیں  
جو صلیب پر مرا تھا۔

،وہ اپنا زخم دار ہاتھ اٹھاتا ہے  
— اور اُس کے خون کا ایک قطرہ پہاڑوں پر گرتا ہے  
،وہ دھواں بن کر اڑ جاتے ہیں  
،وہ مینڈھوں کی چربی کی مانند گل جاتے ہیں  
وہ بخارات بن کر فنا ہو جاتے ہیں۔

،نہ اُن کا سایہ باقی رہتا ہے  
نہ اُن کی یاد

آہ! خُدا کی تمجید ہو، ایماندار کے خلاف خُدا کی کتاب میں کوئی گناہ باقی نہیں رہا؛  
— کوئی اندراج نہیں بچا  
،اُس نے اُسے مٹا دیا  
،اُسے اپنی صلیب پر کیلوں سے ٹھونک دیا  
اور اپنے اس عمل میں فتح پائی۔

،جیسے مصری سب کے سب سمندر میں غرق ہو گئے  
،اور بنی اسرائیل نے کہا  
— "گہراؤ نے اُن کو ڈھانپ لیا؛ اُن میں سے ایک بھی باقی نہ رہا"  
،ویسے ہی ہر ایماندار کہہ سکتا ہے  
،میرے سب گناہ مٹ گئے"  
،اور ہم اُس محبوب میں مقبول ٹھہرے  
"یسوع مسیح کے خون اور راستبازی سے راستباز ٹھہرائے گئے۔

— آہ! کیسی جلالی قربت ہے یہ  
!جب ساری دوری مٹ گئی ہو

،اور اب، اے بھائیو  
،ہم خُدا کے نزدیک ہیں  
کیونکہ ہم اُس کے دوست ہیں۔

،وہ ہمارا زور آور دوست ہے  
اور ہم اُس سے محبت کرتے ہیں۔

— مگر اُس سے بھی بڑھ کر  
!ہم اُس کے فرزند ہیں

،دوست کو شاید فراموش کر دیا جائے  
مگر بیٹے کو؟  
باپ کی محبت تو اُس کے بیٹے کی طرف کھنچتی ہے۔

— ہم اُس کے فرزند ہیں  
اُس نے ہمیں جن لیا  
،کہ ہم اُس کے حضور آئیں  
،اُس کے صحنوں میں سکونت کریں  
اور ابد تک باہر نہ نکلیں۔



، غلام ہمیشہ گھر میں نہیں رہتا"  
"مگر بیٹا ہمیشہ رہتا ہے۔

اور یہ ہمارا اعزاز ہے۔

، اور پھر بھی  
!! اس سے بھی زیادہ کچھ ہے

کیا کوئی یہاں سوچ سکتا ہے  
کہ یسوع مسیح خُدا کے کتنے قریب ہے؟

، جتنے قریب مسیح ہے  
— ہم بھی ویسے ہی قریب ہیں  
:کیونکہ وہ نظم سچ کہتی ہے

، بہت قریب ہوں میں خُدا سے"  
اور قریب تر میں ہو نہیں سکتا؛  
، کیونکہ اُس کے بیٹے میں  
"میں اتنا ہی قریب ہوں جتنا وہ۔

، اگر ہم واقعی مسیح میں ہیں  
تو ہم اُس کے ساتھ ایک ہیں؛  
، ہم اُس کے بدن کے اعضا ہیں  
اُس کے گوشت اور اُس کی ہڈیوں سے۔

:اور اُس نے فرمایا  
"جہاں میں ہوں، وہاں میرا خادم بھی ہو گا۔"

اور اُس نے وعدہ کیا ہے  
کہ ہم وہی جلال پائیں گے  
جو اُسے دنیا کے بننے سے پہلے باپ کے ساتھ حاصل تھا۔

!کیسی قربت ہے یہ

، اب جبکہ یہ سچائی تمہارے سامنے ہے  
، تو اسے اپنے دل میں سمو لو  
، اور قدرتی نتیجہ اخذ کرو  
اور اُس کے لائق جذبات محسوس کرو۔

، اے محبوبو  
، اگر تم خُدا کے اِس قدر نزدیک لائے گئے ہو  
تو تمہیں کس طرح کی زندگی بسر کرنی چاہیے؟

، عام شہری کو بھی کبھی بغاوت کی بات زبان پر نہیں لانی چاہیے  
، مگر وہ شخص جو دربار میں ہے  
— جو شاہی مشیروں میں شمار ہوتا ہے  
اُسے تو ہر طرح سے وفادار ہونا چاہیے۔

آہ! ہمیں خُدا سے کیسی محبت رکھنی چاہیے  
— جس نے ہمیں نزدیک کیا  
!ایسی قوم جو اُس کے قریب ہے

ہماری توجہ آسمانی اور مقدس باتوں پر مرکوز ہونی چاہیے

ہمیں خوشی سے جینا چاہیے،  
کیونکہ جن پر ایسا عظیم فضل کیا گیا ہو  
!اگر وہ غمگین ہوں تو کیسی ناشکری ہے

ہم خدا کے نزدیک ہیں، اے بھائیو  
— تو خدا ہمیں ہر حال میں دیکھتا ہے  
ہمارا آسمانی باپ جانتا ہے  
کہ ہمیں کس چیز کی ضرورت ہے۔

وہ ہمیشہ ہماری بھلائی کے لیے نگہبانی کرتا ہے۔

— ہم اُس کے نزدیک ہیں  
تو ہمیں اس علم کے ساتھ دُعا کرنی چاہیے  
جیسے ہم واقعی خدا کے نزدیک ہیں۔

— بعض دعائیں محض فاصلے کا اظہار ہیں  
جیسے دُعا کرنے والا دل سے بہت دور ہے۔

عموماً رسمی دعائیں  
ایک ایسے خدا سے خطاب کرتی ہیں  
جو بہت دُور اور ناقابل رسائی دکھائی دیتا ہے۔

مگر وہ دلی سادگی،  
وہ فروتنی کے ساتھ ہمت  
جو لرزتی ہوئی مگر ایمان میں خوش ہو کر  
— خدا کی حضوری میں آتی ہے  
یہی شایانِ شان ہے اُن کے لیے  
جو نزدیک کیے گئے ہیں۔

جب ایک انسان اپنے ایسے ہمسائے کے قریب ہوتا ہے  
جس پر اُسے بھروسا ہو،  
تو وہ اُسے اپنے دکھ سناتا ہے  
اور اُس سے مدد مانگتا ہے۔

ایسے ہی خدا سے معاملہ کرو  
،اُس پر جیو  
،اُس کے لیے جیو  
اُس میں جیو۔

اُس خدا سے کبھی دُور نہ ہو  
جس نے تجھے اپنے آپ کے قریب کر لیا ہے۔

ہماری زندگی کو آسمانی ہونا چاہیے  
کیونکہ ہم آسمان کے خدا کے قریب لائے گئے ہیں۔

اے بھائیو  
،اگر ہم واقعی مسیح پر ایمان رکھنے والے ہیں  
تو ہم میں سے ہر ایک کو  
اپنی نجات کا پورا یقین ہونا چاہیے۔

،کیونکہ اگر ہم خُدا کی محبت اور دوستی سے نزدیک کیے گئے ہیں  
تو وہ ہمیں کبھی ترک نہیں کرے گا۔

،جب ہم اُس کے دشمن تھے  
— تب اُس نے ہمیں نزدیک کر لیا  
،تو اب جب کہ ہم اُس کے دوست ہو گئے ہیں  
کیا وہ ہمیں چھوڑ دے گا؟

اُس نے ہمیں اُس وقت محبت کی  
جب ہم نہ نیکی چاہتے تھے  
— نہ اُس کی تلاش میں تھے  
تو اب جب کہ اُس نے ہمیں محبت کرنا سکھایا  
،اور اُس کی آرزو دی  
کیا وہ ہمیں چھوڑ دے گا؟

!ناممکن

!یہ تعلیم ہمیں کیسا زبردست اعتماد بخشتی ہے

،اور ایک بات اور  
،اے عزیز بھائیو اور بہنو  
،اگر خُدا نے ہمیں نزدیک کر لیا ہے  
تو ہمیں اُن کے لیے کتنی امید رکھنی چاہیے  
!جو آج خُدا سے سب سے زیادہ دور ہیں

تم اُن فریسیوں میں شامل نہ ہونا  
جو یہ خیال کرتے ہیں  
کہ گری ہوئی عورتیں یا گمراہ مرد  
پھر کبھی اٹھ نہیں سکتے۔

،تم خود بھی کبھی دور تھے  
مگر اُس نے تمہیں نزدیک کیا۔

،تمہارے معاملے میں جو فاصلہ تھا  
— وہ بہت بڑا تھا  
،تو جو اُس نے طے کیا  
کیا وہ دوسروں کا فاصلہ طے نہیں کر سکتا؟

،جنہیں بھی انجیل کی صدا سننے کے نیچے لایا جا سکتا ہے  
،اُن کے لیے امید رکھو  
— اور مسلسل محنت کرو  
،یہاں تک کہ وہ جو سب سے زیادہ مایوس کن ہیں  
وہ بھی خُدا کے حضور آ جائیں۔

،آہ! اوہ اپنے کمر باندھ لیں خُداوند کے کام کے لیے  
،ایمان رکھتے ہوئے کہ اگر خُدا نے ہمیں نجات دی ہے  
تو پھر کچھ بھی ناممکن نہیں رہا۔

سب سے بڑا گنہگار برسوں پہلے نجات پا چکا ہے۔  
— پولوس رسول نے خود یہ گواہی دی

اور اُس کی یہ بات جھوٹی انکساری نہ تھی؛  
بلکہ وہ سچ کہتا تھا۔

،سب سے بڑا گنہگار فردوس کے دروازے سے گزر چکا ہے  
— تو دوسرے بدترین کے لیے بھی راہ باقی ہے  
،تیرے لیے بھی جگہ ہے، اے دوست  
جیسے میرے لیے ہے۔

،وہی خُدا جس نے مجھے اپنے قریب کر لیا  
اُسی نے مجھے یہ سکھایا  
کہ کوئی بھی انسان اُس کے فضل کی حد سے باہر نہیں۔

،مگر یہ بات میں تم پر چھوڑتا ہوں  
اُمید ہے کہ یہ ساری شب تمہارے خیالات میں خوشبو بن کر شامل رہے گی۔

— اور اب ایک آخری بات جس پر ہمیں غور کرنا ہے

تیسرا حصہ: یہ عظیم تبدیلی کیسے واقع ہوئی؟

،ہم مسیح میں رکھے گئے  
اور پھر اُس کے خون کے وسیلہ سے ہم نزدیک کیے گئے۔

— کفارہ کا عقیدہ اس گھر میں کوئی نئی بات نہیں  
،ہم نے اسے اکثر سنایا ہے  
بلکہ ہم اسے ہمیشہ سناتے ہیں؛  
اور یہ دہن خاموش ہو جائے  
— اگر یہ کبھی اُس قدیم، قدیم کہانی  
،دُکھ اُٹھانے، قربانی بننے  
— اور لہو کے ذریعے نجات کی  
کے سوا کوئی اور مضمون کو ترجیح دے۔

،اے عزیزو  
یہ یسوع کا خون ہے  
جس نے ہمارے لیے سب کچھ کر دیا۔

،ہماری سب قرضداریاں مسیح نے چکائیں  
پس وہ قرض باقی نہ رہا۔

،ہمارے گناہوں کی سزا اُس نے اُٹھا لی  
پس ہم پر کوئی سزا باقی نہیں۔

قربانی نے اُس معاملے کا فیصلہ کر دیا  
جسے کسی اور طریقے سے حل نہ کیا جا سکتا تھا۔

راستباز نے ناراستوں کے لیے دُکھ اُٹھانے  
تاکہ ہمیں خُدا کے حضور لے آئے۔

،ہم سزا کے لائق تھے  
مگر وہی سزا اُس پر آ پڑی  
— جو اُس کا مستحق نہ تھا  
،مگر اُس نے خود کو ہمارے بدلے میں پیش کیا

تاکہ عدل کو پورا بدلہ دے  
اور رحم کو مکمل آزادی۔

یہ خون ہی ہے جس کے وسیلہ سے  
ہم نزدیک کیے گئے۔

مسیح نے ہمارے بدلے میں دُکھ اُٹھایا  
پس ہم معاف کیے گئے۔

مگر اُس خون کے بارے میں ایک لمحہ ٹھہرو اور سوچو۔  
یہ دُکھ کا نشان ہے  
یہ ایک ایسی زندگی کا خلاصہ ہے  
جو درد میں دے دی گئی۔

دُکھ — ہم اس پر بات تو کرتے ہیں  
مگر جب یہ خود پر وارد ہوتا ہے  
تو تب ہم نجات دہندہ کی قیمت کو سمجھتے ہیں۔

جب ہڈیاں درد کرتی ہیں  
جب بدن اذیت سے تڑپتا ہے  
جب نیند آنکھوں سے اڑ جاتی ہے  
جب دل افسردہ ہوتا ہے  
— جب سر چکراتا ہے  
تب ہم کہتے ہیں  
اے میرے نجات دہندہ"  
اب مجھے تھوڑا سا احساس ہو رہا ہے  
اُس قیمت کا  
"جس نے مجھے پاتال میں اُترنے سے بچایا۔

مسیح کے ذہنی اور جسمانی دُکھ دونوں قابلِ غور ہیں  
لیکن یاد رکھو  
اُس کی جان کے دُکھ اُس کے دُکھوں کا مغز تھے۔

جب ہم گہری افسردگی میں ہوتے ہیں  
اور غم کے سبب موت کے قریب لائے جاتے ہیں  
تب ہم کچھ سمجھتے ہیں  
کہ نجات دہندہ نے ہمیں کیسے خریدا۔

قدیم کلیسیا اپنی منادی میں حقیقتوں پر زور دیتی تھی۔

مجھے افسوس ہے کہ آج  
ہم اکثر حقیقت کو بھول جاتے ہیں  
اور صرف عقیدہ سناتے ہیں۔

— ہمیں عقیدہ ضرور چاہیے  
لیکن حقیقت ہی اصل چیز ہے۔

جب پولوس نے اُس انجیل کا خلاصہ پیش کیا  
جو اُس نے سنائی  
تو اُس نے کہا  
— یہی انجیل ہے جو میں نے سنائی"

،کہ یسوع مسیح مصلوب ہوا  
مرا،  
دفنایا گیا  
"اور پھر جی اُٹھا۔

— وہاں  
،گتسمنی کے باغ میں  
جہاں اُس کے خون سے پسینہ زمین کو بھگو رہا ہے؛

— وہاں  
،عدالت گاہ کی فرش پر  
جہاں کوڑے اُس کے مبارک کندھوں کو  
بار بار چیرتے ہیں  
،اور ارغوانی لہو بہنے لگتا ہے  
جہاں ہل چلانے والے اپنی لکیر کھینچتے ہیں  
اور خون اُن کو بھر دیتا ہے؛

— وہاں  
جب وہ اُسے زمین پر لٹا کر  
اُس کے ہاتھوں کو کھردرے لوہے سے لکڑی سے جوڑتے ہیں؛

— وہاں  
جب وہ صلیب کو اُٹھا کر گاڑتے ہیں  
اور اُس کی ہڈیاں اکھڑ جاتی ہیں؛

— وہاں  
جب وہ بیٹھ کر اُسے تکتے ہیں  
،اور اُس کی دعاؤں کا مذاق اڑاتے ہیں  
،اُس کی پیاس کا تمسخر کرتے ہیں  
جب وہ برہنہ لٹکا ہوا  
رسوائی کا نشانہ بنتا ہے  
اُس بدزبان گروہ کے بیچ؛

— وہاں  
،جہاں خود خُدا اُسے چھوڑ دیتا ہے  
جہاں یہووا اپنا چہرہ اُس سے پھیر لیتا ہے؛

:جہاں دُکھ اُٹھانے والا پکار اُٹھتا ہے  
،اے میرے خُدا"  
،اے میرے خُدا  
"تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟

— وہیں ہم نزدیک کیے گئے —  
ہم، جو دور تھے۔

اے میرے بھائیو، اپنے نجات دہندہ کی پرستش کرو—اُس کے حضور سجدہ کرو۔ وہ یہاں نہیں، کیونکہ وہ جی اُٹھا ہے؛ لیکن تمہارے دل اُٹھ سکتے ہیں، اور تم اُس کے قدموں میں گر سکتے ہو۔ آہ! اُس کے زخموں کو چومو، اور ایمان کے وسیلہ سے یہ عرض کرو کہ تم اپنی انگلی اُس کے کیلوں کے نشان میں رکھ سکو، اور اپنا ہاتھ اُس کی پہلو میں ڈال سکو۔ "بے ایمان نہ بن، بلکہ ایمان دار ہو"—اور اپنی تمام پاکیزہ عقل و شعور کو ایمان اور تصور کے ساتھ مدد دو، تاکہ تم آج محسوس کر سکو وہ قیمت جس سے نجات دہندہ نے تمہیں اُس ناقابل برداشت غلامی سے آزاد کیا۔ خُدا تم پر یہ فضل کرے کہ تم اس کا کچھ احساس پا سکو۔

میں نے تمہارے سامنے حق رکھا ہے۔ اب بیٹھو اور خاموشی سے اس پر غور کرو۔ اور تم پر کیا ظاہر ہوگا؟ بے شک سب سے پہلے، گناہ کی بولناکی! کیا کوئی اور چیز نہ تھی جو گناہ کو دھو سکتی، سوا خون کے؟ اور کیا کوئی اور خون نہ تھا جو اُسے دھو سکتا، سوا خُدا کے بیٹے کے خون کے؟ اے گناہ! اے گناہ! تُو کیسا سیاہ، کیسا لعنتی چیز ہے! صرف مجسم خُدا کا خون ہی گناہ کے ادنیٰ داغ کو مٹا سکتا ہے۔ اے میرے دل، میں تجھ پر فرض کرتا ہوں کہ تُو گناہ سے نفرت کر؛ اے میری آنکھو، اُس پر نظر نہ ڈالنا؛ اے میرے کان، اُس کے مکار نغمہ کو نہ سننا؛ اے میرے قدمو، اُس کی راپوں پر نہ چلنا؛ اے میرے ہاتھو، اُس کو نہ چھونا؛ اے میری جان، اُس چیز سے نفرت کر، نفرت کر جس نے مسیح کو مارا، اور اُس نرم ترین دل کو چھیدا جو کبھی دھڑکا۔

اور اس کے بعد، کیا تمہیں اُس شدید شکرگزاری کا احساس نہیں ہوتا کہ اگر ایسی قیمت درکار تھی، تو وہ قیمت فراہم ہوئی؟ خُدا کے پاس فقط ایک بیٹا تھا، جو اُسے ابراہام کے اسحاق سے بھی زیادہ عزیز تھا؛ اور اگرچہ اُسے کسی نے حکم نہ دیا جیسا کہ ابراہام کو دیا گیا، تو بھی اُس مہربان باپ نے رضا سے اپنے بیٹے کو صلیب کی راہ دکھائی، اور یہ خُداوند کو پسند آیا کہ اُسے گُچلے، اُسے غمگین کرے، اُسے ہمارے واسطے دے دے۔ میں کس کی محبت کی زیادہ تعریف کروں؟ باپ کی یا بیٹے کی؟ مبارک ہے خُدا، کہ ہم سے امتیاز طلب نہیں کیا گیا، کیونکہ وہ ایک ہیں۔ "میں اور باپ ایک ہیں" — اور اس پاک قربانی میں، جو بنی نوع انسان کے گناہوں کے لیے تھی، باپ اور بیٹا دونوں برابر تعظیم کے لائق ہیں۔

پس تم دیکھتے ہو کہ گناہ کی قباحت کس قدر عظیم ہے، کیونکہ اس کی معافی کے لیے یسوع کی محبت اور خُدا کی محبت لازم ہوئی، جس نے نجات دہندہ کا خون دے دیا۔

لیکن، اے عزیزو، پیشتر اس کے کہ میں خاموش ہو جاؤں، میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم اپنے متن اور مکمل غور و فکر سے سیکھتے ہیں کہ کیا چیز ہمیں تجربہ میں خُدا کے قریب لا سکتی ہے۔ پہلے میں کیسے نزدیک آیا؟ خون کے وسیلہ سے۔ کیا میں آج رات خُدا کے قریب آنا چاہتا ہوں؟ کیا میں بھٹک گیا ہوں؟ کیا میرا دل سرد ہے؟ کیا میں برگشتہ حالت میں ہوں؟ کیا میں پھر سے اپنے بابرکت باپ کے نزدیک آنا چاہتا ہوں، اور اُس کی طرف دیکھ کر "ابا" کہہ سکوں، اور اُس فرزندانہ روح میں خوشی پا سکوں؟ میرے لیے اور کوئی راہ نہیں، سوا خون کے۔ پس مجھے اُس پر غور کرنا چاہیے، اور اُس کی بے پایاں قدر کو دیکھنا چاہیے۔ وہ کافی ہے۔ مجھے اُس کی ابدی اور غالب فریاد سننی چاہیے؛ اور آہ! تب میری جان کھینچی جائے گی، کیونکہ جو چیز ہمیں خُدا کے قریب لاتی ہے، بلکہ آسمان تک لے جاتی ہے، وہ بے نجات دہندہ کی بے انت، ابدی، مصلوب، لیکن زندہ محبت کی سُرخ ڈوری۔

اور یہ مجھے، اور تمہیں بھی، سکھاتا ہے — اور یہی میری آخری بات ہے — کہ ہمیں کیا منادی کرنی چاہیے اگر ہم اُن کو لانا چاہتے ہیں جو ابھی دور ہیں؛ اگر ہم انہیں خُدا کے قریب لانا چاہتے ہیں جو اُس سے بھٹک گئے ہیں۔ فلسفہ؟ ہا! تم آدمیوں کو فلسفہ کے ذریعہ جہنم میں تو لے جا سکتے ہو، لیکن کبھی جنت میں نہیں۔ رسوم و عبادت؟ تم بچوں کو تو محظوظ کر سکتے ہو، اور آدمیوں کو بے عقل بنا سکتے ہو، مگر کچھ اور نہیں کر سکتے۔ خوشخبری، اور اُس خوشخبری کا جوہر، جو ہے یسوع مسیح کا خون — یہی وہ قادر قوت ہے جو اس شہر کی گندگی، عیاشی اور افلاس کو زندگی، روشنی اور پاکیزگی میں بلند کر سکتی ہے۔

کوئی اور سنگین ہتھیار جہنم کے دروازوں کو ہلا نہیں سکتا، سوا اُس کے جو جب بھی ضرب کرے، یہ کلمہ گونجے: "یسوع، یسوع، مصلوب۔" خُدا نہ کرے کہ ہم کسی اور بات پر فخر کریں، سوا ہمارے خُداوند یسوع مسیح کی صلیب کے۔ اگر یہ ہمیں بچا سکتا ہے، تو دوسروں کو بھی بچا سکتا ہے؛ فقط ہمیں اُس خوشخبری کو پھیلانا ہے، اُن خوشخبریوں کو سنانا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو کسی نہ کسی طور انجیل کی منادی کرنی چاہیے۔ تم جو عام گفتگو کرتے ہو، اُسے مت بھولو۔ اُن کتابچوں کو پھیلاؤ جو مسیح سے بھرپور ہوں — وہی بہترین ہیں، باقی کم مفید ہوں گے۔ مسیح کے بارے میں خطوط لکھو۔ یاد رکھو، اُس کا نام عطر کی مانند ہے، جو مٹھاس سے لبریز ہے، لیکن اُس کی خوشبو حاصل کرنے کے لیے اُسے انڈیلنا ہوگا۔

آہ! کاش ہم اس محلے کو اُس پیارے نام کی خوشبو سے معمور کر سکتے! آہ! کاش جہاں کہیں ہم رہیں، ہم سب کے دل یسوع مسیح کی یاد سے ایسے بھر جائیں کہ ہم لبوں سے اُس کا ذکر کیے بغیر نہ رہ سکیں! زندہ رہتے ہم اُس میں خوش ہوں؛ مرتے وقت ہم اُسی میں فتح پائیں۔ ہماری زمین پر آخری سرگوشی وہی ہو جو آسمان میں ہمارا پہلا نغمہ ہوگا: "بڑہ جو ذبح ہوا، وہ لائق ہے، جس نے ہمیں اپنے خون سے خُدا کے لیے مول لیا۔"

آہ! میں خُدا سے دعا کرتا ہوں کہ یہ شراکت کا موسم تمہارے لیے نہایت شیریں ہو، اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ہو گا، اگر تم آج کی ہماری مراقبہ کی کنجی پا سکو، اور دروازہ کھول سکو — اگر تم جان سکو کہ تم کتنے دور تھے، اور دیکھ سکو کہ تم قیمتی خون کے سبب سے کتنے نزدیک آ گئے ہو۔

آہ! مگر آج رات یہاں کچھ ایسے بھی ہیں جو ابھی تک دور ہیں، اُن سے میں فقط یہی بات کہوں گا: اے دُور والے، خُدا تجھے نزدیک کر سکتا ہے، تو آج ہی نزدیک آ سکتا ہے۔ تُو کوئی بھی ہو، وہ اب بھی بچانے کی قدرت رکھتا ہے، لیکن تجھے خون کے وسیلہ سے نزدیک کیا جائے گا — یسوع کے خون کے وسیلہ سے۔ اُس پر توکل کر۔ ایمان رکھنا زندگی پانا ہے، اور ایمان رکھنے

کا مطلب فقط اور فقط بھروسا کرنا، اُس پر انحصار کرنا ہے۔ یہی ایمان ہے۔ مسیح کی قربانی پر بھروسا رکھ، اور تُو نجات پائے گا۔ خُدا تجھے یہ فضل عطا کرے، یسوع کے وسیلہ سے۔ آمین۔

خُداوند کی ہدایت سے، آئیے ہم 1 تواریخ باب 22 کی تفسیر کو اردو میں بائبل اسلوب اور وقار کے ساتھ پیش کریں، جیسا کہ وین ڈائک بائبل میں پایا جاتا ہے۔

## تواریخ 21:26-27

1

"تب داؤد نے کہا، "یہی خُداوند خُدا کا گھر ہے، اور یہی اسرائیل کے لیے سوختنی قربانی کا مذبح ہے۔"

2

اور داؤد نے حکم دیا کہ اسرائیل کی سرزمین میں موجود پردیسیوں کو جمع کیا جائے، اور اُن میں سے پتھر تراشوں کو مقرر کیا تاکہ وہ خُدا کے گھر کی تعمیر کے لیے تراشے ہوئے پتھر تیار کریں۔

3

اور داؤد نے دروازوں کے کواڑوں کے کیلوں اور جوڑوں کے لیے کثرت سے لوہا مہیا کیا، اور بے شمار پیتل بھی فراہم کیا، جس کا وزن نہیں کیا جا سکتا تھا۔

4

اور صیدونیوں اور صور کے باشندوں نے داؤد کے لیے بے شمار دیودار کی لکڑیاں لائیں۔

5

اور داؤد نے کہا، "سلیمان میرا بیٹا ابھی کم عمر اور ناتجربہ کار ہے، اور خُداوند کے لیے جو گھر بنایا جائے گا وہ شہرت اور جلال میں تمام ممالک میں بے حد عظیم ہونا چاہیے؛ اس لیے میں اُس کے لیے تیاری کروں گا۔" چنانچہ داؤد نے اپنی موت سے پہلے کثرت سے تیاری کی۔

6

پھر اُس نے اپنے بیٹے سلیمان کو بلایا اور اُسے حکم دیا کہ وہ خُداوند اسرائیل کے خُدا کے لیے ایک گھر بنائے۔

7

اور داؤد نے اپنے بیٹے سلیمان سے کہا، "اے میرے بیٹے، میرے دل میں تھا کہ میں خُداوند اپنے خُدا کے نام کے لیے ایک گھر بناؤں۔"

8



لیکن خُداوند کا کلام مجھ پر نازل ہوا، فرماتا ہے، 'تو نے بہت سا خون بہایا ہے اور بڑی جنگیں کی ہیں؛ تو میرے نام کے لیے گھر نہیں بنائے گا کیونکہ تو نے میرے حضور زمین پر بہت سا خون بہایا ہے۔'

## 9

دیکھ، تیرے لیے ایک بیٹا پیدا ہوگا، جو آرام کا انسان ہوگا؛ اور میں اُسے اُس کے چاروں طرف کے سب دشمنوں سے آرام دوں گا؛ کیونکہ اُس کا نام سلیمان ہوگا، اور میں اُس کے ایام میں اسرائیل کو سلامتی اور اطمینان بخشوں گا۔

## 10

وہی میرے نام کے لیے گھر بنائے گا؛ اور وہ میرا بیٹا ہوگا، اور میں اُس کا باپ ہوں گا؛ اور میں اُس کی سلطنت کے تخت کو اسرائیل پر ہمیشہ کے لیے قائم رکھوں گا۔

## 11

اب، اے میرے بیٹے، خُداوند تیرے ساتھ ہو، تاکہ تُو کامیاب ہو اور خُداوند اپنے خُدا کے لیے وہ گھر بنائے جیسا کہ اُس نے تیرے بارے میں فرمایا ہے۔

## 12

خُداوند تجھے فہم اور دانش دے، تاکہ وہ تجھے اسرائیل پر حاکم مقرر کرے، اور تُو خُداوند اپنے خُدا کی شریعت کی پیروی کرے۔

## 13

تب تُو کامیاب ہوگا، اگر تُو اُن قوانین اور احکام پر عمل کرے جو خُداوند نے موسیٰ کو اسرائیل کے لیے دیے؛ مضبوط اور دلیر ہو، خوف نہ کھا اور ہراسان نہ ہو۔

## 14

اور دیکھ، میں نے اپنی مصیبت میں خُداوند کے گھر کے لیے ایک لاکھ سونے کے وزن، اور دس لاکھ چاندی کے وزن، اور بے شمار پیتل اور لوہے کی تیاری کی ہے؛ اور لکڑی اور پتھر بھی مہیا کیے ہیں، اور تُو اُن میں اضافہ کرے۔

## 15

اور تیرے پاس کثرت سے کاریگر، پتھر تراش اور لکڑی کے کاریگر، اور ہر قسم کے ہنر مند لوگ موجود ہیں۔

## 16

سونے، چاندی، پیتل اور لوہے کی کوئی گنتی نہیں؛ اُٹھ اور کام کر، اور خُداوند تیرے ساتھ ہو۔

## 17

اور داؤد نے اسرائیل کے تمام سرداروں کو حکم دیا کہ وہ اُس کے بیٹے سلیمان کی مدد کریں

## 18

کہا، "کیا خُداوند تمہارا خُدا تمہارے ساتھ نہیں ہے؟ اور کیا اُس نے تمہیں ہر طرف سے آرام نہیں دیا ہے؟ کیونکہ اُس نے زمین کے باشندوں کو میرے ہاتھ میں دے دیا ہے، اور زمین خُداوند اور اُس کے لوگوں کے سامنے مغلوب ہو گئی ہے۔"

اب اپنے دل اور جان کو خُداوند اپنے خُدا کو تلاش کرنے کے لیے لگا دو؛ اور اُٹھو اور خُداوند خُدا کا مقدس مقام بناؤ، تاکہ "خُداوند کے عہد کے صندوق اور خُدا کے مقدس برتنوں کو اُس گھر میں لایا جائے جو خُداوند کے نام کے لیے بنایا جائے گا۔"

اور دیکھو! یہاں پھر ایک پیش گوئی کا سا عکس تھا اُن بہتر ایام کا، جب غیروں کو بھی خُدا کے گھر کی تعمیر میں حصہ لینے کی اجازت دی جائے گی۔ یہ صُوری اور صیدونی بُت پرستی میں سخت مبتلا تھے، تو بھی اُنہیں اُن کے مقررہ مرتبہ و خدمت میں استعمال کیا گیا، کہ وہ دیودار کے درختوں کو کاٹیں اور اُنہیں سمندر کے راستے یافا کی بندرگاہ تک پہنچائیں، تاکہ وہاں سے وہ ہیکل کے نزدیک لائے جائیں۔

## 5

اور داؤد نے کہا، "سلیمان میرا بیٹا ابھی کم عمر اور نازک ہے، اور وہ گھر جو خُداوند کے نام کے لیے تعمیر کیا جائے گا، "نہایت جلیل و شان دار ہو، اور تمام اقوام میں شہرت اور جلال کا باعث ہو۔ اس لیے اب میں اُس کے لیے تیاری کروں گا۔"

یقیناً نوجوانوں کو خُدا کی خدمت کی ترغیب دینے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اُن کے سامنے نیک نمونہ رکھا جائے۔ باپ کو چاہیے کہ وہ اپنے بیٹے کی کمزوری کو محسوس کرے، کہ شاید وہ شروع نہ کر سکے، پر اگر میں آغاز کروں، تو اُسے اس نیک طریق میں ڈال سکوں، اور شاید وہ میرے خواب کو اُس وقت پورا کرے جب میں مٹی میں سو رہا ہوں۔ داؤد کا یہ تدبیر کرنا نہایت دانش مندی، بھلائی اور بصیرت کا کام تھا۔

## 5

چنانچہ داؤد نے اپنی موت سے پہلے کثرت سے تیاری کی۔ (دوسری جز)

اور اگر تُو خود سب کچھ نہیں کر سکتا—کون کر سکتا ہے؟—تو کیا یہ بہتر نہیں کہ تُو اپنے بعد کے لیے تیاری میں افراط کرے؟ یوں ہم مرنے کے بعد بھی زندہ رہیں گے—اپنے بیٹوں میں، اگر خُدا چاہے، اپنے پوتوں میں، اور شاید اُن میں بھی جنہیں ہم نے اپنے وعظ یا خدمت سے نجات دہندہ کے قدموں تک پہنچایا ہو۔

پھر اُس نے سلیمان اپنے بیٹے کو بُلایا۔ جب ہر چیز تیار ہو چکی، تو اُس نے اُس سے بات کی، اور اُسے حکم دیا کہ وہ خُداوند اسرائیل کے خُدا کے لیے ایک گھر بنائے۔

## 8-7

اور داؤد نے سلیمان سے کہا، "اے میرے بیٹے، میرے دل میں تھا کہ میں خُداوند اپنے خُدا کے نام کے لیے ایک گھر بناؤں۔ لیکن خُداوند کا کلام مجھ پر نازل ہوا، اور اُس نے فرمایا، "تُو نے کثرت سے خون بہایا ہے، اور بڑی جنگیں کی ہیں؛ تُو میرے نام کے لیے گھر نہ بنائے گا، کیونکہ تُو نے میرے حضور زمین پر بہت سا خون بہایا ہے۔"

یہ یوریا کے خون کی طرف اشارہ نہ تھا، جیسا کہ بعض نے سمجھا، کیونکہ خُداوند نے یہ کلام داؤد سے اُس کے بڑے گناہ سے بھی پہلے کیا۔ وہ جنگیں جن میں داؤد شریک تھا، قوم کی حفاظت اور نجات کے لیے لڑی گئیں، جن میں خُدا نے اُسے فتح بخشی۔ لیکن خُدا کی نظر میں بہترین جنگ بھی قابل تعریف نہیں۔ جب خون بہایا جائے، تو خُدا اُس سے خوش نہیں ہوتا؛ اور وہ اپنے بندے کو الزام دینے بغیر علیحدہ کر دیتا ہے، اور فرماتا ہے، "نہیں: خون اُلود ہاتھ میرے مقدس گھر کی تعمیر کے لائق نہیں۔ تُو میری مشیت کے مطابق ایک جنگجو اور فاتح بنا، اب اسی پر قناعت کر، میرے سلامتی کے خُدا کے گھر کو تُو تعمیر نہیں کرے گا۔"

## 9

"دیکھ، ایک بیٹا تجھ سے پیدا ہوگا، جو آرام کا آدمی ہوگا؛"

یہ سلیمان کا نہایت شیریں نام ہے۔ "آرام کا آدمی"۔ میں دعا کرتا ہوں کہ یہاں موجود کئی ایماندار ایسے ہوں۔ بعض کو جہاد کرنا پڑتا ہے۔ دُنیا کی لڑائیوں، جھگڑوں اور خوابشوں میں الجھے ہوتے ہیں۔ لیکن خوش نصیب ہے وہ انسان جو نرمی، دھیمپن اور مقدس حکمت کی روح رکھتا ہو، اور جسے خُدا یہ نعمت دے کہ وہ صلح و اُشتی کا مرد ہو۔

## 10-9

اور میں اُسے اُس کے چاروں طرف کے سب دشمنوں سے آرام بخشوں گا؛ اور اُس کا نام سلیمان ہوگا، اور میں اُس کے ایام میں اسرائیل کو امن اور اطمینان بخشوں گا۔ وہی میرے نام کے لیے گھر بنائے گا؛ اور وہ میرا بیٹا ہوگا، اور میں اُس کا باپ ہوں گا؛ "اور میں اُس کی سلطنت کے تخت کو اسرائیل پر ہمیشہ کے لیے قائم رکھوں گا۔"

کیا ہی شیریں برکت ہے یہ، ایک بوڑھے شخص کے منہ سے ادا ہوئی۔

## 13-11

اب اے میرے بیٹے، خُداوند تیرے ساتھ ہو، تاکہ تُو کامیاب ہو، اور خُداوند اپنے خُدا کا وہ گھر تعمیر کرے، جیسا اُس نے تیرے بارے میں فرمایا ہے۔ خُداوند تجھے حکمت اور فہم عطا کرے، اور تجھے اسرائیل کے بارے میں ہدایت دے، تاکہ تُو خُداوند اپنے خُدا کی شریعت کو محفوظ رکھے۔ تب تُو کامیاب ہوگا، اگر تُو اُن آئین اور احکام پر عمل کرے، جن کا خُداوند نے موسیٰ کو "اسرائیل کے لیے حکم دیا؛ مضبوط اور دلیر ہو، خوف نہ کھا، نہ گھبرا۔"

یہ ایک نوجوان و نازک دل شخص کے لیے ایک بوڑھے مرد کی نصیحت ہے، جس نے خود دلیری کے ساتھ جدوجہد کی۔ وہ جو خود جری ہوں، دوسروں کو دلیری کی نصیحت بھی دے سکتے ہیں۔ خُدا ہمیں ہر نیک کام کے لیے نڈر بنائے۔ برنارڈ کی مانند، ہم "بے خوف اور بے ملامت" بنیں، خُدا اور اُس کے کلام کے لیے برابر لڑتے رہیں۔

## 14

- سو دیکھ! میں نے اپنی مصیبت کے ایام میں خُداوند کے گھر کے لیے سونا، ایک لاکھ وزنی قنطار، تیار کیا ہے۔ جو بھی اس کا اندازہ ہو، غالباً وہ بابل کا وزنی قنطار نہ تھا، کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو داؤد گویا ایک ہزار کروڑ اشرفیاں جمع کر چکا ہوتا۔

## 14

اور چاندی، دس لاکھ قنطار؛ اور پیتل اور لوہا بے اندازہ ہیں، کیونکہ وہ افراط سے ہیں؛ اور لکڑی اور پتھر بھی میں نے تیار کیے ہیں؛ اور تُو اُن میں اضافہ کر سکتا ہے۔

یہ ایک شاندار آیت ہے اُس وقت کے لیے جب بہت کچھ پہلے ہی دے دیا گیا ہو۔ "تُو اُن میں اضافہ کر سکتا ہے۔" آئندہ ہفتہ ہم شفا خانوں کے لیے چندہ جمع کریں گے۔ تُو اگر سونے میں اضافہ کر سکتا ہے تو کر، اگر چاندی میں کر سکتا ہے تو کر، اگر سونے اور چاندی میں نہیں تو پیتل میں کچھ دے۔

## 15

— پھر تیرے ساتھ کثرت سے کاریگر موجود ہیں۔ داؤد نے پیشگی تمام ضرورتوں کا اندازہ کر لیا تھا، اور سارے ملک میں ماہر اور فنکار مردوں کی فہرست تیار کر رکھی تھی۔

## 15

درختوں اور پتھروں کو کاٹنے والے، اور تمام طرح کے کاموں کے لیے ہوشیار اور ماہر کاریگر۔

تُو اُس آیت کو یاد رکھ، "خُداوند نے مجھے چار بڑھئی دکھائے۔" سو جب خُداوند کو بڑھئی درکار ہوں گے، تو وہ مہیا کرے گا۔ خُدا کو اپنی خدمت کے لیے جس قسم کے لوگ درکار ہوں، وہ عین وقت پر دستیاب ہوں گے۔ "ہر قسم کے کام کے لیے ہر قسم کے ماہر مرد۔"

## 16

- سونے، چاندی، پیتل اور لوہے کا کوئی شمار نہیں۔ پس اُٹھ، اور کام کر، اور خُداوند تیرے ساتھ ہو۔

یہ کلام داؤد نے سلیمان سے فرمایا۔

## 17

— اور داؤد نے اسرائیل کے سب اُمرا کو بھی حکم دیا کہ وہ سلیمان اپنے بیٹے کی مدد کریں، اور کہا کیا ہی باوقار بات ہے جب ایک مردِ خدا کے پاس ایسے رفیق ہوں جو دل سے اُس کے معاون ہوں، ایسے جو اپنی ذات کو کم کریں، گویا خود کو مٹا دیں، تاکہ خُداوند کا کام کسی دوسرے کے ہاتھوں ہو جائے، اور وہ خود گمنام رہ کر بھی راضی ہوں، بس خُداوند کا گھر تعمیر ہو، اور اُس کے نام کو جلال ملے

## 18

- کیا خُداوند تمہارا خُدا تمہارے ساتھ نہیں؟ اور کیا اُس نے تمہیں چاروں طرف سے آرام نہیں بخشا؟ کیونکہ اُس نے اس ملک کے باشندوں کو میرے ہاتھ میں کر دیا ہے؛ اور یہ ملک خُداوند کے حضور اور اُس کے لوگوں کے سامنے مغلوب ہو چکا ہے۔

پس اُنہیں لڑنے کی حاجت نہ رہی، بلکہ محنت کرنے کی ہے۔ اگر یسوع مسیح نے ہمارے سب دشمنوں کو مغلوب کر لیا ہے، اگر اُس نے گناہ، موت، اور جہنم کو شکست دی ہے، تو ہمیں کیا کرنا چاہیے سوا اس کے کہ اپنی راحت اور امن کو اُس کی خدمت کے لیے وقف کریں؟

## 19

- سو اپنے دل اور اپنی جان کو خُداوند اپنے خُدا کے طالب ہونے پر لگا دو؛ پس اُٹھو، اور خُداوند خُدا کا مقدس بناؤ، تاکہ خُداوند کے عہد کے صندوق اور خُدا کے پاک برتن اُس گھر میں لائے جائیں، جو خُداوند کے نام کے لیے تعمیر ہونا ہے۔